© rasailojaraid.com

ترجمۂ قرآن مجید

مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم

ترتیب وتدوین: لطف الرحمٰن خان

سورۃ الانعام

آیات ۲۵ تا ۳۲

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِنْ
يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ
اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۲۵ وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْــــَٔـوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا
يَشْعُرُوْنَ ۝۲۶ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَي النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۲۷ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ
لَكٰذِبُوْنَ ۝۲۸ وَقَالُوْٓا اِنْ هِىَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝۲۹ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰي
رَبِّهِمْ ۭ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ
تَكْفُرُوْنَ ۝۳۰ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ اللّٰهِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا
يٰحَسْرَتَنَا عَلٰي مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰي ظُهُوْرِهِمْ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا يَزِرُوْنَ ۝۳۱
وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۳۲

و ق ر

وَقِرَ يَقِرُ (س) وَقْرًا : بھرا ہوا ہونا، بوجھل ہونا۔

وَقْرٌ اور وِقْرٌ (اسم ذات) : بوجھ۔ زیر مطالعہ آیت ۲۵ اور ﴿فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۝۲﴾ (الذّٰریٰت) ’’پھر بوجھ اٹھانے والیوں کی قسم۔‘‘

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وَقُرَ یُوْقُرُ ۔ یُوْقَرُ (ک ۔دونوں مستعمل ہیں) وَقَارَةً :سنجیدہ اور متین ہونا' باوقار ہونا۔
وَقَارٌ(اسم ذات): سنجیدگی' متانت' عظمت ۔﴿مَالَکُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰہِ وَقَارًا﴿۱۳﴾﴾ (نوح) ''تمہیں کیا ہے کہ تم لوگ اُمید نہیں رکھتے اللہ سے عظمت کی۔''
وَقَّرَ یُوَقِّرُ (تفعیل) تَوْقِیْرًا: کسی کی تعظیم کرنا۔﴿لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ ؕ﴾ (الفتح:۹) ''تا کہ تم لوگ ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور انؐ کی مدد کرو اور انؐ کی تعظیم کرو۔''

س ط ر

سَطَرَ یَسْطُرُ (ن) سَطْرًا :کسی چیز کی حفاظت کرنا۔کسی بات کو لکھنا (تا کہ محفوظ ہو جائے) ﴿وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ﴿۱﴾﴾ (القلم) ''قسم ہے قلم کی اور اُس کی جو یہ لوگ لکھتے ہیں۔''
مَسْطُوْرٌ (اسم المفعول) :لکھا ہوا۔﴿وَکِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ﴿۲﴾﴾ (الطور) ''اور قسم ہے ایک لکھی ہوئی کتاب کی۔''
مُصَیْطِرٌ: یہ دراصل مُسَیْطِرٌ ہے۔اسی لیے قرآن مجید میں اس کی ''ص'' کے اوپر ایک چھوٹا سا ''س'' لکھا ہوتا ہے) حفاظت کرنے والا' داروغہ۔﴿لَسْتَ عَلَیْھِمْ بِمُصَیْطِرٍ﴿۲۲﴾﴾ (الغاشیة) ''آپؐ ان پر داروغہ نہیں ہیں۔''
سَطَّرَ یُسَطِّرُ (تفعیل) تَسْطِیْرًا :بے بنیاد باتیں جمع کرنا' فرضی کہانیاں یا قصے بنانا' افسانہ یا ناول لکھنا۔
اُسْطُوْرَةٌ ج اَسَاطِیْرُ (اسم ذات ہے) :فرضی کہانی۔زیر مطالعہ آیت ۲۵۔
اِسْتَطَرَ یَسْتَطِرُ (افتعال) اِسْتِطَارًا :اہتمام سے لکھنا۔
مُسْتَطَرٌ(اسم المفعول):لکھا ہوا۔﴿وَکُلُّ صَغِیْرٍ وَّکَبِیْرٍ مُّسْتَطَرٌ﴿۵۳﴾﴾ (القمر) ''اور تمام چھوٹی بڑی چیزیں لکھی ہوئی ہیں۔''

ن ء ی

نَاٰی یَنْاٰی (ف) نَاْیًا :(۱) کسی سے بچنا' دور ہونا۔(۲) کسی کو کسی سے بچانا' موڑ لینا۔آیت زیر مطالعہ آیت ۲۶۔﴿وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَی الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِہٖ ۚ﴾ (بنی اسراء یل:۸۳) ''اور جب بھی ہم انعام کرتے ہیں انسان پر تو وہ منہ پھیر لیتا ہے اور موڑ لیتا ہے اپنے پہلو کو۔''

و ق ف

وَقَفَ یَقِفُ (ض) وَقْفًا :ٹھہرانا' روکنا۔زیر مطالعہ آیت ۲۷۔
قِفْ (فعل امر) :تو ٹھہرا' تو روک۔﴿وَقِفُوْھُمْ اِنَّھُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ﴿۲۴﴾﴾ (الصّٰفّٰت) ''اور تم لوگ ٹھہراؤ ان کو بے شک یہ لوگ پوچھے جانے والے ہیں۔''
مَوْقُوْفٌ (اسم المفعول) :ٹھہرایا ہوا' روکا ہوا۔﴿وَلَوْ تَرٰٓی اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّھِمْ ۚ﴾ (سبا:۳۱) ''اور اگر تو دیکھے جب ظالم لوگ روکے جانے والے ہوں گے اپنے رب کے پاس۔''

ب غ ت

بَغَتَ یَبْغَتُ (ف) بَغْتًا :کسی چیز کا اچانک نمودار ہونا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بَغْتَةً (حال) : اچانک' بے گمان' زیر مطالعہ آیت ۳۱۔

ف ر ط

فَرَطَ یَفْرُطُ (ن) فُرُوْطًا : آگے بڑھنا' حد سے گزرنا' کسی پر زیادتی کرنا۔ ﴿اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیْنَا﴾ (طٰہٰ:٤٥) ''ہمیں خوف ہے کہ وہ زیادتی کرے ہم پر۔''

فَرْطًا (یہ بھی مصدر ہے) : کسی کام میں کوتاہی کرنا' کمی کرنا۔

فُرُطًا (حال): حد سے گزرا ہوا۔ ﴿وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا﴾ (الکھف) ''اور تھا ان کا کام حد سے گزرا ہوا۔''

اَفْرَطَ یُفْرِطُ (افعال) اِفْرَاطًا : حد سے گزارنا' زیادہ کرنا۔

مُفْرَطٌ (اسم المفعول) : زیادہ کیا ہوا۔ ﴿لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ﴾ (النحل) ''کوئی شک نہیں کہ ان لوگوں کے لیے آگ ہے اور یہ کہ وہ لوگ زیادہ کیے جا رہے ہیں۔''

فَرَّطَ یُفَرِّطُ (تفعیل) تَفْرِیْطًا : مسلسل کوتاہی کرنا' کمی کرنا۔ زیر مطالعہ آیت ۳۱۔

و ز ر

وَزَرَ یَزِرُ (ض) وَزْرًا : (۱) پہاڑ میں پناہ گاہ بنانا۔ (۲) کوئی بوجھل چیز اٹھانا۔ زیر مطالعہ آیت ۳۱۔

وِزْرٌ ج اَوْزَارٌ (اسم ذات) : بوجھ۔ ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی﴾ (الانعام:١٦٤) ''اور نہیں اٹھائے گی کوئی اٹھانے والی کسی دوسری کا بوجھ۔'' ﴿لِیَحْمِلُوْۤا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ ۙ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِیْنَ یُضِلُّوْنَهُمْ بِغَیْرِ عِلْمٍ﴾ (النحل:٢٥) ''تاکہ وہ لوگ اٹھائیں اپنے بوجھ پورے پورے اور ان کے بوجھ میں سے بھی انہوں نے گمراہ کیا جن کو کسی علم کے بغیر۔''

وَزَرٌ (اسم ذات) : پناہ گاہ۔ ﴿كَلَّا لَا وَزَرَ﴾ (القیامۃ) ''ہرگز نہیں' کوئی پناہ گاہ نہیں ہے۔''

وَازِرٌ (اسم الفاعل) : اٹھانے والا۔ اوپر آیت الانعام:۱۶۴ دیکھیں۔

وَزِیْرٌ (فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت) : ہر حال میں ہمیشہ بوجھ بٹانے والا' معاون۔ ﴿وَجَعَلْنَا مَعَهٗۤ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِیْرًا﴾ (الفرقان) ''اور ہم نے بنایا ان کے ساتھ ان کے بھائی ہارون کو ایک معاون۔''

ل ھ و

لَهَا یَلْهُوْ (ف۔ن) لَهْوًا : (۱) مانوس ہونا' پسند کرنا۔ (۲) کسی چیز سے غافل ہونا (پسندیدہ چیز میں مشغول ہونے کے سبب)

لَاهٍ (فَاعِلٌ کے وزن پر صفت): غافل ہونے والا یعنی غافل۔ ﴿لَاهِیَةً قُلُوْبُهُمْ﴾ (الانبیاء:۳) ''غافل ہوتے ہوئے ان کے دل۔''

لَهْوٌ (اسم ذات) : ہر وہ چیز جس کا شغل کسی اہم کام سے غافل کردے' تماشا۔ زیر مطالعہ آیت ۳۲۔

اَلْهٰی یُلْهِیْ (افعال) اِلْهَاءً: کسی کو کسی چیز سے غافل کرنا۔ ﴿لَا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ﴾ (النور:۳۷) ''غافل نہیں کرتی ان کو تجارت اور نہ ہی خرید و فروخت اللہ کی یاد سے۔''

تَلَهّٰی یَتَلَهّٰی (تفعّل) تَلَهِّیْ : کسی سے غفلت برتنا۔ ﴿فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰی﴾ (عبس) ''تو آپ نے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس سے غفلت برتی۔"

ترکیب:

"اَکِنَّۃً" اور "وَقْرًا" یہ دونوں "جَعَلْنَا" کے مفعول ہیں۔ "وَلَوْ تَرٰی" شرطیہ ہے اس لیے "اِذْ وُقِفُوْا" اور "فَقَالُوْا" کا ترجمہ مستقبل میں ہوگا۔ "یٰلَیْتَنَا" حرفِ تمنا ہے "نُرَدُّ" تمنا ہے "لَا نُکَذِّبَ" اور "نَکُوْنَ" واو صرف کی وجہ سے جوابِ تمنا ہیں۔ حالتِ نصب میں ہیں۔

ترجمہ:

وَمِنْھُمْ مَّنْ : اور ان میں وہ بھی ہیں جو	یَّسْتَمِعُ : کان لگاتے ہیں
اِلَیْکَ : آپؐ کی طرف	وَ : حالانکہ
جَعَلْنَا : ہم نے بنائے	عَلٰی قُلُوْبِھِمْ : ان کے دلوں پر
اَکِنَّۃً : کچھ پردے	اَنْ : کہ
یَّفْقَھُوْہُ : وہ (نہ) سمجھیں اس کو	وَفِیْٓ اٰذَانِھِمْ : اور ان کے کانوں میں
وَقْرًا : ایک بوجھ	وَاِنْ : اور اگر
یَّرَوْا : وہ دیکھیں	کُلَّ اٰیَۃٍ : ساری نشانی
لَّا یُؤْمِنُوْا : تب بھی ایمان نہیں لائیں گے	بِھَا : اس پر
حَتّٰی : یہاں تک کہ	اِذَا : جب بھی
جَآءُوْکَ : وہ آتے ہیں آپؐ کے پاس	یُجَادِلُوْنَکَ : تو بحث کرتے ہیں آپؐ سے
یَقُوْلُ الَّذِیْنَ : کہتے ہیں ان سے جنہوں نے	کَفَرُوْٓا : کفر کیا
اِنْ : نہیں ہے	ھٰذَآ : یہ
اِلَّآ : مگر	اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ : پہلے لوگوں کے افسانے
وَھُمْ : اور وہ	یَنْھَوْنَ : روکتے ہیں
عَنْہُ : اس سے	وَیَنْئَوْنَ : اور دور ہوتے ہیں
عَنْہُ : اس سے	وَاِنْ : اور نہیں
یُّھْلِکُوْنَ : ہلاک کرتے وہ	اِلَّآ : مگر
اَنْفُسَھُمْ : اپنے آپ کو	وَ : اس حال میں کہ
مَا یَشْعُرُوْنَ : وہ شعور نہیں رکھتے	وَلَوْ تَرٰٓی : اور اگر تو دیکھے
اِذْ : جب	وُقِفُوْا : وہ لوگ ٹھہرائے جائیں گے
عَلَی النَّارِ : آگ پر	فَقَالُوْا : تو کہیں گے
یٰلَیْتَنَا : اے کاش	نُرَدُّ : ہم لوٹائے جاتے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وَ :اور
بِاٰیٰتِ رَبِّنَا :اپنے رب کی نشانیوں کو
نَکُوْنَ :ہم ہو جاتے
بَلْ :بلکہ
لَھُمْ :ان کے لیے
کَانُوْا یُخْفُوْنَ :وہ لوگ چھپاتے تھے
وَلَوْ :اور اگر
لَعَادُوْا :توضرور دوبارہ کریں گے
نُھُوْا :انہیں روکا گیا
وَاِنَّھُمْ :اور بے شک یہ لوگ
وَقَالُوْٓا :اور انہوں نے کہا
ھِیَ :یہ
حَیَاتُنَا الدُّنْیَا :ہماری دنیا کی زندگی
بِمَبْعُوْثِیْنَ :دوبارہ اٹھائے جانے والے
اِذْ وُقِفُوْا :جب وہ ٹھہرائے جائیں گے
قَالَ :وہ (یعنی رب) کہے گا
بِالْحَقِّ :حق
بَلٰی :کیوں نہیں
قَالَ :وہ کہے گا
الْعَذَابَ :عذاب کو
کُنْتُمْ تَکْفُرُوْنَ :تم لوگ کفر کرتے تھے
الَّذِیْنَ :وہ جنہوں نے
بِلِقَآءِ اللّٰہِ :اللہ کی ملاقات کو
اِذَا :جب کبھی
السَّاعَةُ :(موت کی) گھڑی
قَالُوْا :تو کہتے ہیں
عَلٰی مَا :اس پر جو
فِیْھَا :اس میں
اَوْزَارَھُمْ :اپنے بوجھ

لَا نُکَذِّبَ :ہم نہ جھٹلاتے
وَ :اور
مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ :ایمان لانے والوں میں سے
بَدَا :نمایاں ہوا
مَّا :وہ جو
مِنْ قَبْلُ :اس سے پہلے
رُدُّوْا :وہ لوٹائے جائیں
لِمَا :اس کو
عَنْهُ :جس سے
لَکٰذِبُوْنَ :یقیناً جھوٹ کہنے والے ہیں
اِنْ :نہیں ہے
اِلَّا :مگر
وَمَا نَحْنُ :اور نہیں ہیں ہم
وَلَوْ تَرٰٓی :اور اگر تو دیکھے
عَلٰی رَبِّھِمْ :ان کے رب کے سامنے
اَلَیْسَ ھٰذَا :کیا یہ نہیں ہے
قَالُوْا :وہ کہیں گے
وَرَبِّنَا :ہمارے رب کی قسم ہے
فَذُوْقُوْا :تو تم چکھو
بِمَا :بسبب اس کے جو
قَدْ خَسِرَ :گھاٹے میں رہے
کَذَّبُوْا :جھٹلایا
حَتّٰٓی :یہاں تک کہ
جَآءَتْھُمُ :آتی ہے ان کے پاس
بَغْتَةً :بے گمان
یٰحَسْرَتَنَا :ہائے ہماری حسرت
فَرَّطْنَا :ہم نے کوتاہی کی
وَھُمْ یَحْمِلُوْنَ :اور وہ اٹھائیں گے
عَلٰی ظُھُوْرِھِمْ :اپنی پیٹھوں پر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اَلَا : خبردار	سَآءَ : برا ہے
مَا : وہ جو	یَزِرُوْنَ : یہ بوجھ اٹھاتے ہیں
وَمَا : اور نہیں ہے	الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ : دنیوی زندگی
اِلَّا : مگر	لَعِبٌ : ایک کھیل
وَّلَھْوٌ : اور ایک تماشا	وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَۃُ : اور یقیناً آخری گھر
خَیْرٌ : بہتر ہے	لِّلَّذِیْنَ : ان کے لیے جو
یَتَّقُوْنَ : تقویٰ کرتے ہیں	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ : کیا تم لوگ عقل سے کام نہیں لیتے

نوٹ: زیر مطالعہ آیت ۳۲ میں دنیا کی زندگی کو کھیل اور تماشا کہا گیا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس میں کوئی سنجیدگی نہیں ہے۔ دراصل اس کو کھیل اور تماشے سے اس لیے تشبیہہ دی گئی ہے کہ یہاں حقیقت کے مخفی ہونے کی وجہ سے بے بصیرت اور ظاہر پرست انسانوں کے لیے غلط فہمیوں میں مبتلا ہونے کے بہت سے اسباب موجود ہیں‘ جن میں پھنس کر کچھ انسان ایسا عجیب طرزِ عمل اختیار کرتے ہیں کہ ان کی زندگی محض ایک کھیل اور تماشا بن کر رہ جاتی ہے۔ (تفہیم القرآن)

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ دنیا ملعون ہے اور جو کچھ اس میں ہے وہ بھی ملعون ہے سوائے ذکر اللہ یا عالم یا طالب علم کے۔ امام جزریؒ کی تصریح کے مطابق دنیا کا ہر وہ کام جو اللہ کی اطاعت میں کیا جائے وہ سب ذکر اللہ میں داخل ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ دنیا کے سب ضروری کام‘ جائز طریقے سے روزی کمانا اور دوسری ضروریات جو حدودِ شریعت سے باہر نہ ہوں‘ وہ سب ذکر اللہ میں داخل ہیں۔ احادیث میں اہل وعیال اقرباء‘ احباب‘ پڑوسی‘ مہمان وغیرہ کے حقوق کی ادائیگی کو صدقہ اور عبادت سے تعبیر فرمایا گیا ہے۔ (معارف القرآن)

آیات ۳۳ تا ۳۷

قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ۝ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰٓى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِی الْمُرْسَلِيْنَ۝ وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ۝ اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ۭ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ۝ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۝

ج ح د

جَحَدَ یَجْحَدُ (ف) جَحْدًا: اس کا انکار کرنا جس کا دل میں اقرار ہو۔ جانتے بوجھتے انکار کرنا۔ آیت زیر مطالعہ ۳۳۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ترکیب:

’’اِنَّہٗ‘‘میں ضمیر الشان ہے۔ (دیکھئے البقرۃ:۸۵'نوٹ۱) ’’لَیَحْزُنُکَ‘‘ کا فاعل ’’الَّذِی‘‘ ہے۔ ’’اَلظّٰلِمِیْنَ‘‘ پر لام تعریف ہے۔ (آیت ۳۴) ’’رُسُلٌ‘‘ اسم عاقل کی جمع مکسر ہے' اس لیے واحد مؤنث کا صیغہ ’’کُذِّبَتْ‘‘ بھی جائز ہے۔ ’’جَاءَ کَ‘‘ کا فاعل ’’اَنْبَاءٌ‘‘ محذوف ہے۔ ’’نَبَاِی‘‘ میں یا زائدہ ہے۔ یہ اصل میں ’’مِنْ نَبَاٍ‘‘ تھا' ’’اَلْمُرْسَلِیْنَ‘‘ کا مضاف ہونے کی وجہ سے تنوین ختم ہوئی ہے۔ (آیت ۳۵) ’’اِنْ‘‘ شرطیہ کی وجہ سے ’’کَانَ‘‘ کا ترجمہ حال میں ہوگا۔ ’’فَتَاْتِیَھُمْ‘‘ میں فا سببیہ کی وجہ سے ’’تَاْتِیَ‘‘ حالت نصب میں آیا ہے۔ (آیت ۳۷) ’’نُزِّلَ‘‘ کا نائب فاعل ہونے کی وجہ سے ’’اٰیَۃٌ‘‘ حالت رفع میں ہے۔

ترجمہ:

قَدْ نَعْلَمُ : ہم جان چکے ہیں — اِنَّہٗ : کہ یہ حقیقت ہے کہ

لَیَحْزُنُکَ : بے شک غمگین کرتی ہے آپؐ کو — الَّذِیْ : وہ (بات) جو

یَقُوْلُوْنَ : یہ لوگ کہتے ہیں — فَاِنَّھُمْ : تو بے شک یہ لوگ

لَا یُکَذِّبُوْنَکَ : نہیں جھٹلاتے آپؐ کو — وَلٰکِنَّ : اور لیکن (یعنی بلکہ)

الظّٰلِمِیْنَ : یہ ظالم لوگ — بِاٰیٰتِ اللّٰہِ : اللہ کی نشانیوں کا

یَجْحَدُوْنَ : جانتے بوجھتے انکار کرتے ہیں — وَلَقَدْ کُذِّبَتْ : اور بے شک جھٹلائے جا چکے ہیں

رُسُلٌ : بہت سے رسول — مِّنْ قَبْلِکَ : آپؐ سے پہلے

فَصَبَرُوْا : تو وہ ثابت قدم رہے — عَلٰی مَا : اس پر جس پر

کُذِّبُوْا : انہیں جھٹلایا گیا — وَاُوْذُوْا : اور انہیں اذیت دی گئی

حَتّٰی : یہاں تک کہ — اَتٰھُمْ : آئی ان کے پاس

نَصْرُنَا : ہماری مدد — وَلَا مُبَدِّلَ : اور کوئی بھی بدلنے والا نہیں ہے

لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ : اللہ کے فرمانوں کو — وَلَقَدْ جَآءَکَ : اور بے شک آ چکی ہیں آپ کے پاس (کچھ خبریں)

مِنْ نَّبَاِی الْمُرْسَلِیْنَ : بھیجے ہوؤں (یعنی رسولوں) کی خبر میں سے — وَاِنْ کَانَ : اور اگر ہے

کَبُرَ : بہت بھاری — عَلَیْکَ : آپؐ پر

اِعْرَاضُھُمْ : ان کا اعراض کرنا — فَاِنِ : تو اگر

اسْتَطَعْتَ : آپ میں استطاعت ہے — اَنْ : کہ

تَبْتَغِیَ : آپؐ تلاش کریں — نَفَقًا : کوئی سرنگ

فِی الْاَرْضِ : زمین میں — اَوْ : یا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سُلَّمًا : کوئی سیڑھی	فِي السَّمَآءِ : آسمان میں
فَتَاْتِيَهُمْ : تو آپؐ لے آئیں ان کے پاس	بِاٰيَةٍ : کوئی نشانی
وَلَوْ : اور اگر	شَآءَ : چاہتا
اللّٰهُ : اللہ	لَجَمَعَهُمْ : تو جمع کر دیتا ان کو
عَلَى الْهُدٰى : ہدایت پر	فَلَا تَكُوْنَنَّ : پس آپؐ ہرگز نہ ہوں
مِنَ الْجٰهِلِيْنَ : نادانوں میں سے	اِنَّمَا : کچھ نہیں سوائے اس کے کہ
يَسْتَجِيْبُ : جواب دیتے ہیں (یعنی مانتے ہیں)	الَّذِيْنَ : وہ لوگ جو
يَسْمَعُوْنَ : سنتے ہیں	وَالْمَوْتٰى : اور مردے!
يَبْعَثُهُمُ : اٹھائے گا ان کو	اللّٰهُ : اللہ
ثُمَّ : پھر	اِلَيْهِ : اُسی کی طرف
يُرْجَعُوْنَ : وہ لوٹائے جائیں گے	وَقَالُوْا : اور انہوں نے کہا
لَوْلَا : کیوں نہیں	نُزِّلَ : اتاری گئی
عَلَيْهِ : انؐ پر	اٰيَةٌ : کوئی نشانی
مِّنْ رَّبِّهٖ : انؐ کے رب (کی طرف) سے	قُلْ : آپؐ کہیے
اِنَّ اللّٰهَ : یقیناً اللہ	قَادِرٌ : قدرت رکھنے والا ہے
عَلٰى : اس پر	اَنْ : کہ
يُّنَزِّلَ : وہ اُتارے	اٰيَةً : کوئی نشانی
وَّلٰكِنَّ : اور لیکن	اَكْثَرَهُمْ : ان کے اکثر
لَا يَعْلَمُوْنَ : علم نہیں رکھتے	

نوٹ: رسول اللہ ﷺ جب دیکھتے تھے کہ اس قوم کو سمجھاتے ہوئے مدت گزر گئی ہے اور یہ راہِ راست پر نہیں آ رہے تو آپؐ کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ اللہ کی طرف سے کوئی ایسی نشانی ظاہر ہو کہ یہ لوگ ایمان لے آئیں۔ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ یہ اللہ کی اس حکمت کے خلاف ہے جس کے تحت اس نے انسان کو دنیا میں ایک ذمہ دار مخلوق کی حیثیت سے پیدا کیا ہے، اسے تصرف کے اختیارات دیے ہیں، اطاعت اور نافرمانی کی آزادی بخشی ہے، امتحان کی مہلت عطا کی ہے اور اس کے طرزِ عمل کے مطابق جزا و سزا دینے کے لیے فیصلے کا ایک وقت مقرر کر دیا ہے۔ (تفہیم القرآن)

آیات ۳۸ تا ۴۵

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ۭ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ ۭ مَنْ يَّشَاِ

© rasailojaraid.com

اللّٰہُ یُضْلِلْہُ ط وَمَنْ یَّشَاْ یَجْعَلْہُ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝۳۹ قُلْ اَرَءَیْتَکُمْ اِنْ اَتٰىکُمْ عَذَابُ
اللّٰہِ اَوْ اَتَتْکُمُ السَّاعَۃُ اَغَیْرَ اللّٰہِ تَدْعُوْنَ ج اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝۴۰ بَلْ اِیَّاہُ تَدْعُوْنَ
فَیَکْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَیْہِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِکُوْنَ ۝۴۱ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓی اُمَمٍ مِّنْ
قَبْلِکَ فَاَخَذْنٰھُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّھُمْ یَتَضَرَّعُوْنَ ۝۴۲ فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَھُمْ بَاْسُنَا
تَضَرَّعُوْا وَلٰکِنْ قَسَتْ قُلُوْبُھُمْ وَزَیَّنَ لَھُمُ الشَّیْطٰنُ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝۴۳ فَلَمَّا نَسُوْا مَا
ذُکِّرُوْا بِہٖ فَتَحْنَا عَلَیْھِمْ اَبْوَابَ کُلِّ شَیْءٍ ط حَتّٰٓی اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰھُمْ بَغْتَۃً
فَاِذَا ھُمْ مُّبْلِسُوْنَ ۝۴۴ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ط وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۴۵

ترکیب :

''مِنْ دَآبَّۃٍ'' کے ''مِنْ'' پر عطف ہونے کی وجہ سے ''طٰٓئِرٍ'' حالت جر میں ہے اور یہ نکرہ مخصوصہ ہے۔ ''جَنَاحَیْ'' دراصل ''جَنَاحَیْنِ'' (تثنیہ) تھا' مضاف ہونے کی وجہ سے نون اعرابی گرا ہے۔ ''اُمَمٌ'' خبر ہے اور اس کا مبتدأ محذوف ہے۔ (آیت ۳۹) ''فِی ظُلُمٰتٍ'' قائم مقام خبر ہے اور اس کا بھی مبتدأ محذوف ہے۔ (آیت ۴۰) ''تَدْعُوْنَ'' کا مفعول ہونے کی وجہ سے ''غَیْرَ اللّٰہِ'' حالت نصب میں ہے۔ (آیت ۴۲) ''لَقَدْ اَرْسَلْنَا'' کا مفعول ''رُسُلًا'' محذوف ہے۔ (آیت ۴۳) ''فَلَوْلَا'' فعل ''تَضَرَّعُوْا'' سے متعلق ہے' درمیان میں ''اِذْ جَآءَ ھُمْ بَاْسُنَا'' جملہ معترضہ ہے۔

ترجمہ:

وَمَا : اور نہیں ہے	مِنْ دَآبَّۃٍ : کوئی بھی چلنے والا
فِی الْاَرْضِ : زمین میں	وَلَا : اور نہ ہی ہے
طٰٓئِرٍ : کوئی بھی اڑنے والا	یَّطِیْرُ : جو اڑتا ہے
بِجَنَاحَیْہِ : اپنے دونوں بازوؤں سے	اِلَّآ : مگر یہ کہ
اُمَمٌ : (وہ بھی) امتیں ہیں	اَمْثَالُکُمْ : تم لوگوں کی مانند
مَا فَرَّطْنَا : ہم نے کمی نہیں کی	فِی الْکِتٰبِ : کتاب میں
مِنْ شَیْءٍ : کچھ بھی	ثُمَّ : پھر
اِلٰی رَبِّھِمْ : ان کے رب کی طرف ہی	یُحْشَرُوْنَ : وہ سب جمع کیے جائیں گے
وَالَّذِیْنَ : اور وہ لوگ' جنہوں نے	کَذَّبُوْا : جھٹلایا
بِاٰیٰتِنَا : ہماری نشانیوں کو	صُمٌّ : بہرے ہیں
وَّبُکْمٌ : اور گونگے ہیں	فِی الظُّلُمٰتِ : (وہ لوگ) اندھیروں میں ہیں
مَنْ : جس کو	یَّشَاِ : چاہتا ہے
اللّٰہُ : اللہ	یُضْلِلْہُ : (تو) وہ گمراہ کرتا ہے اس کو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وَمَنْ :اور جس کو	يَّشَاْ :وہ چاہتا ہے
يَجْعَلْهُ :(تو) وہ ڈالتا ہے اس کو	عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ : ایک سیدھے راستے پر
قُلْ : آپؐ کہیے	اَ : کیا
رَءَيْتَكُمْ :تو نے دیکھا اپنے لوگوں کو	اِنْ : کہ اگر
اَتٰىكُمْ : آئے تمہارے پاس	عَذَابُ اللّٰهِ :اللہ کا عذاب
اَوْ اَتَتْكُمُ : یا آئے تم پر	السَّاعَةُ : قیامت
اَ :تو کیا	غَيْرَ اللّٰهِ :اللہ کے علاوہ (کسی) کو
تَدْعُوْنَ :تم لوگ پکارو گے	اِنْ :اگر
كُنْتُمْ :تم لوگ ہو	صٰدِقِيْنَ : سچ کہنے والے
بَلْ اِيَّاهُ : بلکہ صرف اس کو ہی	تَدْعُوْنَ :تم لوگ پکارتے ہو
فَيَكْشِفُ :تو وہ کھول دیتا ہے	مَا :اس کو
تَدْعُوْنَ :تم لوگ پکارتے ہو	اِلَيْهِ :جس کے لیے
اِنْ :اگر	شَآءَ :وہ چاہتا ہے
وَتَنْسَوْنَ :اور بھول جاتے ہو	مَا :اس کو، جس کو
تُشْرِكُوْنَ :تم لوگ شریک کرتے ہو	وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ : اور ہم بھیج چکے ہیں (رسولوں کو)
اِلٰٓى اُمَمٍ :امتوں کی طرف	مِّنْ قَبْلِكَ : آپؐ سے پہلے
فَاَخَذْنٰهُمْ : پھر ہم نے پکڑا اُن کو	بِالْبَاْسَآءِ :سختی سے
وَالضَّرَّآءِ :اور تکلیف سے	لَعَلَّهُمْ :شاید کہ وہ لوگ
يَتَضَرَّعُوْنَ: گڑگڑائیں	فَلَوْلَآ :تو کیوں نہیں
اِذْ جَآءَهُمْ :جب آئی اُن کے پاس	بَاْسُنَا :ہماری سختی
تَضَرَّعُوْا :وہ لوگ گڑگڑاتے	وَلٰكِنْ :اور لیکن
قَسَتْ :سخت ہوئے	قُلُوْبُهُمْ :ان کے دل
وَزَيَّنَ :اور مزین کیا	لَهُمُ :ان کے لیے
الشَّيْطٰنُ :شیطان نے	مَا :اس کو جو
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ :وہ لوگ کرتے تھے	فَلَمَّا : پھر جب
نَسُوْا :وہ بھولے	مَا :اس کو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ذُكِّرُوْا : ان کی یاددہانی کرائی گئی	بِهٖ : جس سے
فَتَحْنَا : تو ہم نے کھول دیے	عَلَيْهِمْ : ان پر
اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ : ہر چیز کے دروازے	حَتّٰى : یہاں تک کہ
اِذَا : جب	فَرِحُوْا : وہ بہت خوش ہوئے
بِمَآ : اس سے جو	اُوْتُوْٓا : دیا گیا ان کو
اَخَذْنٰهُمْ : تو ہم نے پکڑا ان کو	بَغْتَةً : اچانک
فَاِذَا : تب پھر	هُمْ : وہ لوگ
مُّبْلِسُوْنَ : انتہائی غمگین ہوئے	فَقُطِعَ : پھر کاٹی گئی
دَابِرُ الْقَوْمِ : اس قوم کی جڑ	الَّذِيْنَ : جنہوں نے
ظَلَمُوْا : ظلم کیا	وَالْحَمْدُ : اور تمام شکر وسپاس
لِلّٰهِ : اللہ ہی کے لیے ہے	رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ : جو تمام جہانوں کا ربّ ہے

نوٹ: اس کائنات میں، زمین میں ہو یا فضاؤں میں، جہاں کہیں جو بھی چیز ہے، ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کی صناعی، قدرت اور سبحانیت (perfectionism) کی نشانیاں موجود ہیں جن کو دیکھ کر انسان اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفات کا ادراک حاصل کر سکتا ہے۔ یہ کیسی نشانیاں ہیں اور ان سے کیا مراد ہے، اس بات کو ایک مثال سے سمجھیں۔ اگر کسی پارک میں گھاس، بوٹے، جھاڑیاں وغیرہ بے ترتیبی سے اُگے ہوئے ہیں تو اسے دیکھنے والا ہر شخص یہی کہے گا کہ اس پارک کا کوئی مالی نہیں ہے۔ دوسرے پارک میں گھاس ہموار ہے، بوٹے ترتیب سے لگے ہوئے ہیں اور جھاڑیاں تراش کر کیاریاں بنی ہوئی ہیں لیکن مالی کہیں نظر نہیں آ رہا ہے، پھر بھی باغ کی حالت دیکھ کر ہر شخص مالی کے وجود کو بھی تسلیم کرے گا اور اس کی صلاحیت کا بھی اسے اندازہ ہو جائے گا۔

اسی طرح ہر جاندار کے جسم میں ایک نظام اپنا کام کر رہا ہے اور خود کائنات میں ایک نظم وترتیب موجود ہے جسے دیکھ کر تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اس کا ایک خالق ہے جو ہر قسم کے نقص اور عیب سے پاک ہے اور یہ سب کچھ خود بخود وجود میں آنے والی چیز نہیں ہے۔ اسی بنیاد پر ''عظیم دھماکہ'' (Big Bang) تھیوری پر تنقید کرتے ہوئے اور اسے رد کرتے ہوئے ایک مغربی سائنس دان نے کہا ہے کہ یہ بات ایسے ہی ہے جیسے کوئی کہے کہ ایک پریس میں دھماکہ ہوا اور ایک عظیم لغت (Dictionary) خود بخود وجود میں آ گئی۔

کائنات کی ہر چیز میں اپنے وجود اور اپنی صفات کی نشانیاں اور انسان میں مشاہدہ اور غور وفکر کی صلاحیتیں ودیعت کر کے اللہ تعالیٰ نے نتیجہ اخذ کرنے اور اپنی رائے قائم کرنے کے لیے انسان کو آزاد چھوڑ دیا ہے۔ انسان کی اس آزادی میں وہ مداخلت نہیں کرتا۔ اس وجہ سے انسان تین گروہوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔ ایک گروہ ان لوگوں کا ہے جو کائنات اور زندگی کی حقیقت کو سمجھنے کے لیے اپنی صلاحیتوں کو استعمال کرنے کے بجائے انہیں باہمی تکاثر اور تفاخر پر صرف کر دیتے ہیں۔ یہ لوگ بہروں اور گونگوں کی مانند ہیں اور لاعلمی کے اندھیروں میں بھٹکتے رہتے ہیں، خواہ اپنے پیشے میں ماسٹر اور ڈاکٹریٹ کر لیں۔ ایسے لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کا فتویٰ تو یہی ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پھر جو لوگ اپنی صلاحیتوں کو کائنات اور زندگی کی حقیقت کو سمجھنے کے لیے استعمال کرتے ہیں' ان میں سے کسی کو گمراہی ملتی ہے اور کسی کو یہی نشانیاں سیدھی راہ پر ڈال دیتی ہیں۔ اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ کون کس نیت اور ارادے سے تحقیق و جستجو کرتا ہے۔ جو ایک نامور سائنس دان اور موجد بننے کے لیے کرتا ہے' اس کے حصے میں مادہ پرستی آتی ہے اور جو واقعی زندگی کے مقصد کا متلاشی ہوتا ہے' اس کو یہی نشانیاں سیدھی راہ پر ڈال دیتی ہیں۔

یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے وضع کردہ اصولوں اور نظام کے تحت ہوتا ہے' اس لیے گمراہ کرنے اور ہدایت دینے کے عمل کو اللہ تعالیٰ اپنی طرف منسوب کرتا ہے۔ جبکہ رائے قائم کرنے اور فیصلہ کرنے کے اختیار اور آزادی کی بنیاد پر انسان کی ذمہ داری اور جواب دہی برقرار رہتی ہے۔

آیات ۴۶ تا ۵۰

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ۝ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝ قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ؕ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ۝

ص د ف

صَدَفَ يَصْدِفُ (ض) صَدْفًا : ہٹانا' کنارے کرنا (متعدی) پھر جانا' کنارہ کش ہونا (لازم) زیر مطالعہ آیت نمبر ۴۶۔

صَدَفٌ (اسم ذات) : کسی چیز کا کنارہ۔ ﴿حَتّٰى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ﴾ (الکہف:۹۶) ''یہاں تک کہ جب برابر کر دیا دونوں کناروں کے درمیان کو۔''

ترکیب :

(آیت ۴۷) ''بَغْتَةً'' اور ''جَهْرَةً'' حال ہیں' اسی لیے حالت نصب میں ہیں۔ ''يُهْلَكُ'' کا نائب فاعل ہونے کی وجہ سے ''اَلْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ'' حالت رفع میں ہے۔ (آیت ۴۸) ''اَصْلَحَ'' کا مفعول محذوف ہے جو کہ ''اَنْفُسَهُمْ'' ہوسکتا ہے۔ (آیت ۵۰) ''اِنْ اَتَّبِعُ'' کا ''اِنْ'' نافیہ ہے' کیونکہ آگے ''اِلَّا'' آرہا ہے۔

ترجمہ:

قُلْ : آپؐ کہیے	اَ : کیا
رَءَيْتُمْ : تم لوگوں نے غور کیا	اِنْ : (کہ) اگر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اَخَذَ : پکڑ لے	اللّٰهُ :اللہ
سَمْعَكُمْ :تمہاری سماعت کو	وَاَبْصَارَكُمْ :اورتمہاری بصارت کو
وَخَتَمَ :اور وہ مہر لگا دے	عَلٰى قُلُوْبِكُمْ :تمہارے دلوں پر
مَّنْ :تو کون	اِلٰهٌ :الٰہ ہے
غَيْرُ اللّٰهِ :اللہ کے علاوہ	يَاْتِيْكُمْ :جو لا دے تمہارے پاس
بِهٖ :اس کو	اُنْظُرْ : آپؐ دیکھیں
كَيْفَ : کیسے	نُصَرِّفُ :ہم گھماتے ہیں
الْاٰيٰتِ :نشانیوں (یعنی دلیلوں) کو	ثُمَّ : پھر (بھی)
هُمْ :وہ لوگ	يَصْدِفُوْنَ : کنارہ کش ہوتے ہیں
قُلْ : آپؐ کہیے	اَ : کیا
رَءَيْتَكُمْ :تو نے دیکھا اپنوں کو	اِنْ :(کہ) اگر
اَتٰىكُمْ : آئے تمہارے پاس	عَذَابُ اللّٰهِ :اللہ کا عذاب
بَغْتَةً :اچانک	اَوْ :یا
جَهْرَةً :کھلم کھلا	هَلْ :تو کیا (یعنی کون)
يُهْلَكُ :ہلاک کیا جائے گا	اِلَّا :سوائے
الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ :ظلم کرنے والی قوم کے	وَمَا نُرْسِلُ :اور ہم نہیں بھیجتے
الْمُرْسَلِيْنَ : بھیجے ہوؤں کو	اِلَّا :مگر
مُبَشِّرِيْنَ :بشارت دینے والا	وَمُنْذِرِيْنَ:اور خبردار کرنے والا ہوتے ہوئے
فَمَنْ : پھر جو	اٰمَنَ :ایمان لایا
وَاَصْلَحَ :اور اس نے اصلاح کی (اپنی)	فَلَا خَوْفٌ :تو کوئی خوف نہیں ہے
عَلَيْهِمْ :ان پر	وَلَا :اور نہ ہی
هُمْ :وہ لوگ	يَحْزَنُوْنَ :غمگین ہوتے ہیں
وَالَّذِيْنَ :اور وہ لوگ جنہوں نے	كَذَّبُوْا : جھٹلایا
بِاٰيٰتِنَا :ہماری نشانیوں کو	يَمَسُّهُمُ :پہنچے گا ان کو
الْعَذَابُ :عذاب	بِمَا :بسبب اس کے جو
كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ:وہ لوگ نافرمانی کرتے تھے	قُلْ : آپؐ کہیے
لَّآ اَقُوْلُ :میں نہیں کہتا	لَكُمْ :تم لوگوں سے
عِنْدِيْ : کہ میرے پاس	خَزَآئِنُ اللّٰهِ :اللہ کے خزانے ہیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وَلَآ اَعْلَمُ : اور نہ ہی میں جانتا ہوں	الْغَيْبَ : غیب کو
وَلَآ اَقُوْلُ : اور نہ ہی میں کہتا ہوں	لَكُمْ : تم لوگوں سے
اِنِّيْ : کہ میں	مَلَكٌ : کوئی فرشتہ ہوں
اِنْ اَتَّبِعُ : میں پیروی نہیں کرتا	اِلَّا : مگر
مَا : اس کی جو	يُوْحٰى : وحی کیا گیا
اِلَيَّ : میری طرف	قُلْ : آپؐ کہیے
هَلْ : کیا	يَسْتَوِي : برابر ہوتے ہیں
الْاَعْمٰى : اندھے	وَالْبَصِيْرُ : اور دیکھنے والے

اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ : تو کیا تم لوگ غور وفکر نہیں کرتے

آیات ۵۱ تا ۵۵

وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ
لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا
عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ
مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۲﴾ وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ؕ
اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ﴿۵۳﴾ وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ
كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ
وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵۴﴾ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۵۵﴾ ع

ط ر د

طَرَدَ يَطْرُدُ (ن) طَرْدًا : کسی کو حقیر سمجھ کر دور کرنا' دھتکارنا۔ زیرِ مطالعہ آیت ۵۲۔

طَارِدٌ (اسم الفاعل): دھتکارنے والا۔ ﴿وَمَا اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۴﴾﴾ (الشُّعراء) ''اور میں مؤمنوں کو دھتکارنے والا نہیں ہوں۔''

ترکیب :

(آیت ۵۱) ''بِهٖ'' میں ضمیر گزشتہ آیت میں ''مَا يُوْحٰى'' کے لیے ہے' یعنی قرآن مجید۔ ''مِنْ دُوْنِهٖ'' میں ضمیر ''رَبّ'' کے لیے ہے۔ (آیت ۵۲) ''يُرِيْدُوْنَ'' حال ہے ''يَدْعُوْنَ'' کا۔ فعل نہی اور فعل نفی کے جواب میں اگر فعل مضارع آتا ہے تو وہ حالت نصب میں ہوتا ہے۔ یہاں ''فَتَطْرُدَ'' کی نصب فعل نہی ''وَلَا تَطْرُدْ'' کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ فعل نفی ''مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ'' کی وجہ سے ہے' جبکہ ''فَتَكُوْنَ'' فا سببیہ کی وجہ سے حالتِ نصب میں ہے۔ (آیت ۵۳) ''لِيَقُوْلُوْا'' پر لام کَیْ نہیں بلکہ لامِ عاقبت ہے۔ (آیت ۵۴)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

’’اَنَّہٗ‘‘ میں ضمیر الشان ہے جبکہ ’’فَاَنَّہٗ‘‘ میں ضمیر ربّ کے لیے ہے۔ ’’مَنْ عَمِلَ‘‘ کا ’’مَنْ‘‘ شرطیہ ہے‘ اس لیے ترجمہ حال میں ہوگا۔ (آیت ۵۵) ’’تَسْتَبِیْنَ‘‘ واحد مؤنث کا صیغہ ہے اور ’’سَبِیْلُ الْمُجْرِمِیْنَ‘‘ اس کا فاعل ہے۔

ترجمہ:

وَاَنْذِرْ : اور آپؐ خبردار کریں	بِہٖ : اس سے
الَّذِیْنَ : ان لوگوں کو جو	یَخَافُوْنَ : ڈرتے ہیں
اَنْ : کہ	یُّحْشَرُوْٓا : وہ اکٹھا کیے جائیں گے
اِلٰی رَبِّھِمْ : اپنے رب کی طرف	لَیْسَ : نہیں ہے
لَھُمْ : ان کے لیے	مِّنْ دُوْنِہٖ : جس کے علاوہ
وَلِیٌّ : کوئی کارساز	وَّلَا شَفِیْعٌ : اور نہ ہی کوئی شفاعت کرنے والا
لَّعَلَّھُمْ : شاید کہ وہ لوگ	یَتَّقُوْنَ : تقویٰ اختیار کریں
وَلَا تَطْرُدِ : اور آپؐ مت دور کریں	الَّذِیْنَ : ان لوگوں کو جو
یَدْعُوْنَ : پکارتے ہیں	رَبَّھُمْ : اپنے ربّ کو
بِالْغَدٰوۃِ : صبح سویرے	وَالْعَشِیِّ : اور شاموں کو
یُرِیْدُوْنَ : چاہتے ہوئے	وَجْھَہٗ : اس کے چہرے (یعنی توجہ) کو
مَا عَلَیْکَ : نہیں ہے آپؐ پر	مِنْ حِسَابِھِمْ : ان کے حساب میں سے
مِّنْ شَیْءٍ : کچھ بھی	وَّمَا : اور نہیں ہے
مِنْ حِسَابِکَ : آپؐ کے حساب میں سے	عَلَیْھِمْ : ان لوگوں پر
مِّنْ شَیْءٍ : کچھ بھی	فَتَطْرُدَھُمْ : پھر بھی آپ دور کریں گے ان کو
فَتَکُوْنَ : تو آپؐ ہو جائیں گے	مِنَ الظّٰلِمِیْنَ : ظلم کرنے والوں میں سے
وَکَذٰلِکَ : اور اس طرح	فَتَنَّا : ہم نے آزمایا
بَعْضَھُمْ : ان کے بعض کو	بِبَعْضٍ : بعض سے
لِّیَقُوْلُوْٓا : تو وہ کہتے ہیں	اَ : کیا
ھٰٓؤُلَآءِ : یہ لوگ ہیں	مَنَّ : احسان کیا
اللّٰہُ : اللہ نے	عَلَیْھِمْ : جن پر
مِّنْۢ بَیْنِنَا : ہمارے درمیان سے	اَ : (تو) کیا
لَیْسَ : نہیں ہے	اللّٰہُ : اللہ
بِاَعْلَمَ : سب سے زیادہ جاننے والا	بِالشّٰکِرِیْنَ : شکر کرنے والوں کو
وَاِذَا : اور جب بھی	جَآءَکَ : آئیں آپؐ کے پاس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الَّذِيْنَ : وہ لوگ جو	يُؤْمِنُوْنَ : ایمان رکھتے ہیں
بِاٰيٰتِنَا : ہماری نشانیوں پر	فَقُلْ : تو آپؐ کہیں
سَلٰمٌ : سلامتی ہے	عَلَيْكُمْ : تم لوگوں پر
كَتَبَ : لکھا (یعنی لازم کیا)	رَبُّكُمْ : تمہارے رب نے
عَلٰى نَفْسِهِ : اپنے آپ پر	الرَّحْمَةَ : رحمت کو
اَنَّهٗ : حقیقت یہ ہے کہ	مَنْ : جو
عَمِلَ : کرتا ہے	مِنْكُمْ : تم میں سے
سُوْٓءًا : کوئی برائی	بِجَهَالَةٍ : نادانی سے
ثُمَّ : پھر	تَابَ : وہ توبہ کرتا ہے
مِنْۢ بَعْدِهٖ : اس کے بعد	وَاَصْلَحَ : اور اصلاح کرتا ہے
فَاَنَّهٗ : تو یہ کہ وہ	غَفُوْرٌ : بے انتہا بخشنے والا ہے
رَّحِيْمٌ : ہر حال میں رحم کرنے والا ہے	وَكَذٰلِكَ : اور اس طرح
نُفَصِّلُ : ہم کھول کھول کر بتاتے ہیں	الْاٰيٰتِ : نشانیوں کو
وَلِتَسْتَبِيْنَ : اور تاکہ واضح ہو جائے	سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ : مجرموں کا راستہ

نوٹ: آیات مذکورہ سے چند ہدایات واضح ہوتی ہیں۔ اوّلاً یہ کہ کسی کی ظاہری خستہ حالی کو دیکھ کر اس کو حقیر سمجھنا درست نہیں ہے۔ بسا اوقات ان میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو اللہ کے نزدیک نہایت معزز ہوتے ہیں۔ ثانیاً یہ کہ شرافت کا معیار محض دنیا کی دولت و ثروت کو سمجھنا انسانیت کی توہین ہے۔ ثالثاً یہ کہ کسی قوم کے مصلح اور مبلغ کے لیے اگرچہ تبلیغ بھی ضروری ہے جس میں ماننے والے اور نہ ماننے والے سب مخاطب ہوں' لیکن ان لوگوں کا حق مقدم ہے جو ان تعلیمات پر عمل پیرا ہوں۔ رابعاً یہ کہ جو شخص انعاماتِ الٰہیہ کی زیادتی کا طالب ہو' اس پر لازم ہے کہ قول و عمل سے شکرگزاری کو اپنا شعار بنائے۔ (معارف القرآن)

آیات ۵۶ تا ۶۰

قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّاۤ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ
ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿٥٦﴾ قُلْ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِيْ
مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ﴿٥٧﴾ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ
مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِيَ الْاَمْرُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٨﴾ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ
الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا
حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٥٩﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بِالَّيۡلِ وَيَعۡلَمُ مَا جَرَحۡتُمۡ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبۡعَثُكُمۡ فِيۡهِ لِيُقۡضٰۤى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَيۡهِ مَرۡجِعُكُمۡ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ۝٦٠

س ق ط

سَقَطَ يَسۡقُطُ (ن) سُقُوۡطًا : بلندی سے پستی میں گرنا۔ زیر مطالعہ آیت ۵۹۔

سُقِطَ : سَقَطَ فعل لازم ہے' پھر بھی ایک محاورہ میں اس کا مجہول سُقِطَ آتا ہے' لیکن وہاں بھی معنی لازم کے دیتا ہے۔ سُقِطَ فِيۡ يَدِهٖ کا مطلب ہے لغزش کرنا' نادم ہونا۔ ﴿وَلَمَّا سُقِطَ فِيۡۤ اَيۡدِيۡهِمۡ﴾ (الاعراف:۱۴۹) ''اور جب وہ لوگ پچھتائے۔''

سَاقِطٌ (اسم الفاعل) : گرنے والا۔ ﴿وَاِنۡ يَّرَوۡا كِسۡفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا﴾ (الطور:۴۴) ''اور اگر وہ لوگ دیکھیں کوئی ٹکڑا آسمان سے گرنے والا ہوتے ہوئے۔''

اَسۡقَطَ يُسۡقِطُ (افعال) اِسۡقَاطًا: کسی کو گرانا۔ ﴿اَوۡ تُسۡقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمۡتَ﴾ (بنی اسرائیل:۹۲) ''یا تو گرادے آسمان کو جیسا کہ تو نے دعویٰ کیا۔''

اَسۡقِطۡ (فعل امر) : تو گرا۔ ﴿فَاَسۡقِطۡ عَلَيۡنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ﴾ (الشعراء:۱۸۷) ''پس تو گرا ہم پر کوئی ٹکڑا آسمان سے۔''

سَاقَطَ يُسَاقِطُ (مفاعلہ) مُسَاقَطَةً : مسلسل یا باری باری گرانا۔ ﴿وَهُزِّىۡۤ اِلَيۡكِ بِجِذۡعِ النَّخۡلَةِ تُسٰقِطۡ عَلَيۡكِ رُطَبًا جَنِيًّا ۝٢٥﴾ (مریم) ''تو ہلا اپنی طرف کھجور کے تنے کو تو وہ گراتا رہے گا تجھ پر تازہ پکی کھجوروں کو۔''

و ر ق

وَرَقَ يَرِقُ (ض) وَرۡقًا: درخت کا پتے دار ہونا۔

وَرَقٌ (اسم جنس) : پتے۔ واحد وَرَقَةٌ جمع اَوۡرَاقٌ۔ زیر مطالعہ آیت ۵۹۔

وَرِقٌ (اسم ذات) : چاندی کا سکہ۔ ﴿فَابۡعَثُوۡۤا اَحَدَكُمۡ بِوَرِقِكُمۡ هٰذِهٖۤ﴾ (الکهف:۱۹) ''تو بھیجو اپنے میں سے ایک کو اپنے اس چاندی کے سکے کے ساتھ۔''

ر ط ب

رَطِبَ يَرۡطَبُ (س) رَطُوۡبَةً : نمی والا ہونا' تر ہونا۔

رَطۡبٌ : نمناک یا تر چیز۔ زیر مطالعہ آیت ۵۹۔

رَطَبَ يَرۡطُبُ (ن) رَطۡبًا : کھجور کا پک جانا۔

رُطَبٌ : پکی کھجور۔ اوپر مُسَاقَطَةً میں (مریم:۲۵) دیکھیں۔

ی ب س

يَبِسَ يَيۡبَسُ (س) يَبۡسًا : کسی چیز کا خشک ہو جانا' سوکھ جانا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یَبْسٌ :تری کے بعد خشک ہو جانے والی چیز۔

یَبَسٌ :تری کے بعد خشک ہو جانے والی جگہ یا زمین۔ ﴿فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا﴾ (طٰہٰ:۷۷) ''پس آپؑ بنادیں ان کے لیے ایک خشک راستہ سمندر میں۔''

یَابِسٌ جمع مؤنث یَابِسَاتٌ (فَاعِلٌ کے وزن پر صفت) : خشک ہونے والا' یعنی خشک۔ زیر مطالعہ آیت ۵۹۔ ﴿سَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ﴾ (یوسف:۴۳) ''سات ہری بالیں اور دوسری خشک۔''

ترکیب:

(آیت ۵۷) ''بِہٖ'' میں ضمیر ''بَيِّنَةٍ'' کے لیے معنوی لحاظ سے مذکر آئی ہے' کیونکہ یہاں ''بَيِّنَةٍ'' سے مراد وحی اور قرآن مجید ہے۔ (آیت ۵۹) ''تَسْقُطُ'' واحد مؤنث کا صیغہ ہے۔ اس کا فاعل ''وَرَقَةٌ'' ہے جو ''مِنْ'' کی وجہ سے حالت جر میں آیا ہے۔ ''لَا حَبَّةٍ' لَا رَطْبٍ'' اور ''لَا يَابِسٍ'' ان سب میں ''لَا'' کے بعد ''تَسْقُطُ'' یا ''يَسْقُطُ'' محذوف ہے اور ''مِنْ'' پر عطف ہونے کی وجہ سے یہ اسماء حالت جر میں آئے ہیں۔ ''فِيْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ'' سے پہلے اس کا مبتدا اور خبر' دونوں محذوف ہیں۔ (آیت ۶۰) ''فِيْهِ'' کی ضمیر ''النَّهَارِ'' کے لیے ہے۔

ترجمہ:

قُلْ : آپؐ کہیے	اِنِّيْ : کہ
نُهِيْتُ : مجھ کو منع کیا گیا ہے	اَنْ : کہ
اَعْبُدَ : میں بندگی کروں	الَّذِيْنَ : ان لوگوں کی جن کو
تَدْعُوْنَ : تم لوگ پکارتے ہو	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ : اللہ کے علاوہ
قُلْ : آپؐ کہیے	لَّآ اَتَّبِعُ : میں پیروی نہیں کروں گا
اَهْوَآءَكُمْ : تم لوگوں کی خواہشات کی	قَدْ ضَلَلْتُ : میں تو گمراہ ہو چکوں گا
اِذًا : پھر تو	وَّمَآ اَنَا : اور میں نہیں رہوں گا
مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ : ہدایت پانے والوں میں سے	قُلْ : آپؐ کہیے
اِنِّيْ : کہ میں	عَلٰى بَيِّنَةٍ : ایک واضح دلیل پر ہوں
مِّنْ رَّبِّيْ : اپنے رب (کی طرف) سے	وَكَذَّبْتُمْ : حالانکہ تم لوگوں نے جھٹلایا
بِهٖ : اس کو	مَا عِنْدِيْ : میرے پاس نہیں ہے
مَا : وہ	تَسْتَعْجِلُوْنَ : تم لوگ جلدی مچاتے ہو
بِهٖ : جس کی	اِنِ : نہیں ہے
الْحُكْمُ : حکم	اِلَّا : مگر
لِلّٰهِ : اللہ کا	يَقُصُّ : وہ بیان کرتا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الْحَقَّ :حق کو
وَهُوَ :اور وہ
خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ :فیصلہ کرنے والوں میں بہترین ہے
قُلْ :آپؐ کہیے
لَّوْ :اگر
اَنَّ :یہ کہ
عِنْدِيْ :میرے پاس ہوتا
مَا :وہ
تَسْتَعْجِلُوْنَ :تم لوگ جلدی مچاتے ہو
بِهٖ :جس کی
لَقُضِيَ :تو فیصلہ کر دیا جاتا
الْاَمْرُ :تمام معاملات کا
بَيْنِيْ :میرے درمیان
وَبَيْنَكُمْ :اور تمہارے درمیان
وَاللّٰهُ :اور اللہ
اَعْلَمُ :خوب جانتا ہے
بِالظّٰلِمِيْنَ :ظلم کرنے والوں کو
وَعِنْدَهٗ :اور اس ہی کے پاس ہیں
مَفَاتِحُ الْغَيْبِ :غیب کی کنجیاں
لَا يَعْلَمُهَآ :نہیں جانتا ان کو
اِلَّا :مگر
هُوَ :وہ
وَيَعْلَمُ :اور وہ جانتا ہے
مَا :اُس کو جو
فِي الْبَرِّ :خشکی میں ہے
وَالْبَحْرِ :اور پانی میں ہے
وَمَا تَسْقُطُ :اور نہیں گرتا
مِنْ وَّرَقَةٍ :کوئی بھی پتا
اِلَّا :مگر
يَعْلَمُهَا :وہ جانتا ہے اس کو
وَلَا :اور نہیں (گرتا)
حَبَّةٍ :کوئی بھی دانہ
فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ :زمین کے اندھیروں میں
وَلَا :اور نہیں (گرتی)
رَطْبٍ :کوئی بھی تر چیز
وَّلَا :اور نہیں (گرتی)
يَابِسٍ :کوئی بھی خشک چیز
اِلَّا :مگر
فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ :وہ ہے ایک واضح کتاب میں
وَهُوَ :اور وہ
الَّذِيْ :وہی ہے جو
يَتَوَفّٰىكُمْ :پورا پورا لے لیتا ہے تم لوگوں کو
بِالَّيْلِ :رات میں
وَيَعْلَمُ :اور وہ جانتا ہے
مَا :اس کو جو
جَرَحْتُمْ :تم لوگوں نے کمایا
بِالنَّهَارِ :دن میں
ثُمَّ :پھر
يَبْعَثُكُمْ :وہ اٹھاتا ہے تم لوگوں کو
فِيْهِ :اس میں
لِيُقْضٰٓى :تاکہ پورا کیا جائے
اَجَلٌ مُّسَمًّى :مقررہ مدت کو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ثُمَّ : پھر   اِلَيْهِ :اس کی ہی طرف

مَرْجِعُكُمْ :تم لوگوں کے لوٹنے کی جگہ ہے   ثُمَّ : پھر

يُنَبِّئُكُمْ :وہ جتادے گا تمہیں   بِمَا :وہ جو

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ :تم لوگ کیا کرتے تھے

آیات ۶۱ تا ۶۷

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ۭ حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ
رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ۝٦١ ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ۭ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ ۣ وَهُوَ اَسْرَعُ
الْحٰسِبِيْنَ ۝٦٢ قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَىِٕنْ اَنْجٰىنَا
مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝٦٣ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ
تُشْرِكُوْنَ ۝٦٤ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓي اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ
اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ
يَفْقَهُوْنَ ۝٦٥ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ۭ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۝٦٦ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ۡ
وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝٦٧

ک ر ب

كَرَبَ يَكْرُبُ (ن) كَرْبًا :سخت غمگین ہونا۔

كَرْبٌ :شدید رنج' سخت تکلیف۔زیر مطالعہ آیت ۶۴۔

ش ی ع

شَاعَ يَشِيْعُ (ض) شَيْعًا :کسی خبر' عقیدہ یا نظریہ کا پھیلنا اور زور پکڑنا۔(۱) پھیلنا۔(۲) تقویت حاصل کرنا۔﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ (النور:۱۹) ''بے شک جو لوگ چاہتے ہیں کہ پھیلے فحاشی ان لوگوں میں جو ایمان لائے تو ان کے لیے ایک دردناک عذاب ہے۔''

شِيَعٌ (اسم جنس) : واحد شِيْعَةٌ جمع اَشْيَاعٌ ۔کسی عقیدے یا شخصیت سے متعلق لوگ جن سے اس کو تقویت حاصل ہو۔(۱) پیروکار(۲) گروہ' فرقہ ۔(آیت ۶۵)﴿هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ﴾ (القصص:۱۵) ''یہ اس کے فرقے میں سے ہے اور یہ اس کے دشمنوں میں سے ہے۔''﴿وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ﴾ (القمر:۵۱) ''اور ہم نے ہلاک کیا ہے تمہارے گروہوں کو۔''

ترکیب:

(آیت ۶۱) ''هُوَ الْقَاهِرُ'' میں ''هُوَ'' کی ضمیر مبتدا بھی ہے اور ضمیر فاصل بھی۔''اِذَا'' شرطیہ ہے اور اگلی آیت میں ''ثُمَّ'' اسی ''اِذَا'' سے متعلق ہے۔اس لیے دونوں آیتوں میں افعال ماضی کا ترجمہ حال میں ہوگا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

’’تَوَفَّتْ‘‘ واحد مؤنث کا صیغہ ہے۔ اس کا فاعل ’’رُسُلُنَا‘‘ عاقل کی جمع مکسر ہے اور اس کی ضمیر مفعولی ’’اَحَدَکُمْ‘‘ کے لیے ہے۔ (آیت ۶۲) ’’اللّٰہِ‘‘ کا بدل ہونے کی وجہ سے ’’مَوْلٰھُمْ‘‘ کا مضاف ’’مَوْلٰی‘‘ حالت جر میں ہے اور ’’الْحَقِّ‘‘ اس کی صفت ہے ۔ (آیت ۶۳) ’’مَنْ‘‘ استفہامیہ ہے۔ ’’تَدْعُوْنَہٗ‘‘ کی ضمیر ’’مَنْ‘‘ کے لیے ہے۔ ’’تَضَرُّعًا‘‘ اور ’’خُفْیَۃً‘‘ حال ہیں۔ ’’ھٰذِہٖ‘‘ کا اشارہ ’’ظُلُمٰتِ‘‘ کی طرف ہے۔ (آیت ۶۴) ’’مِنْھَا‘‘ کی ضمیر بھی ’’ظُلُمٰتِ‘‘ کے لیے ہے۔ (آیت ۶۵) ’’اَنْ‘‘ پر عطف ہونے کی وجہ سے ’’یَلْبِسَ‘‘ اور ’’یُذِیْقَ‘‘ حالت نصب میں آئے ہیں۔ (آیت ۶۷) ’’مُسْتَقَرٌّ‘‘ اسم المفعول ہے جو ظرفِ زماں کے طور پر ہے۔

ترجمہ:

وَھُوَ: اور وہ
اَلْقَاھِرُ: غالب ہے
فَوْقَ عِبَادِہٖ: اپنے بندوں پر
وَیُرْسِلُ عَلَیْکُمْ: اور تم پر بھیجتا ہے
حَفَظَۃً: نگران (فرشتے)
حَتّٰٓی اِذَا: یہاں تک کہ جب
جَآءَ: آتی ہے
اَحَدَکُمُ: تمہارے کسی ایک کو
الْمَوْتُ: موت
تَوَفَّتْہُ: تو پورا پورا لے لیتے ہیں اس کو
رُسُلُنَا: ہمارے رسول (یعنی فرشتے)
وَھُمْ: اور وہ
لَا یُفَرِّطُوْنَ: کوتاہی نہیں کرتے
ثُمَّ: پھر
رُدُّوْٓا: ان کو لوٹایا جاتا ہے
اِلَی اللّٰہِ: اللہ کی طرف
مَوْلٰھُمُ الْحَقِّ: جو ان کا حقیقی آقا ہے
اَلَا: سن لو
لَہُ: اس ہی کا ہے
الْحُکْمُ: تمام حکم
وَھُوَ: اور وہ
اَسْرَعُ الْحٰسِبِیْنَ: حساب لینے والوں میں تیز ترین ہے
قُلْ: آپؐ کہیے
مَنْ: کون
یُّنَجِّیْکُمْ: تم لوگوں کو نجات دیتا ہے
مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ: پانی اور خشکی کے اندھیروں سے
تَدْعُوْنَہٗ: تم لوگ پکارتے ہو جس کو
تَضَرُّعًا: گڑگڑاتے ہوئے
وَّخُفْیَۃً: اور چپکے چپکے
لَئِنْ: (کہ) بے شک اگر
اَنْجٰنَا: وہ نجات دے ہم کو
مِنْ ھٰذِہٖ: اس سے
لَنَکُوْنَنَّ: تو ہم لازماً ہو جائیں گے
مِنَ الشّٰکِرِیْنَ: شکرگزاروں میں سے
قُلِ: آپؐ کہیے
اللّٰہُ: اللہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

يُنَجِّيْكُمْ : نجات دیتا ہے تم کو

وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ : اور ہر ایک دکھ سے

اَنْتُمْ : تم لوگ

قُلْ : آپ کہیے

عَلٰى : اس پر

يَّبْعَثَ : وہ بھیج دے

عَذَابًا : کوئی عذاب

اَوْ : یا

اَوْ يَلْبِسَكُمْ : یا وہ تم لوگوں کو بھڑادے

وَّيُذِيْقَ : اور وہ مزا چکھادے

بَاْسَ بَعْضٍ : بعض کی جنگ کا

كَيْفَ : کیسے

الْاٰيٰتِ : نشانیوں کو

يَفْقَهُوْنَ : سمجھیں

بِهٖ : اس کو

وَ : حالانکہ

قُلْ : آپ کہیے

عَلَيْكُمْ : تم لوگوں پر

لِكُلِّ نَبَاٍ : ہر ایک خبر کے لیے

وَّسَوْفَ : اور عنقریب

مِّنْهَا : اس سے

ثُمَّ : پھر (بھی)

تُشْرِكُوْنَ : شریک کرتے ہو (دوسروں کو)

هُوَ الْقَادِرُ : وہی قدرت رکھنے والا ہے

اَنْ : کہ

عَلَيْكُمْ : تم لوگوں پر

مِّنْ فَوْقِكُمْ : تمہارے اوپر سے

مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ : تمہارے قدموں کے نیچے سے

شِيَعًا : فرقہ فرقہ ہوتے ہوئے

بَعْضَكُمْ : تمہارے بعض کو

اُنْظُرْ : (تو) دیکھو

نُصَرِّفُ : ہم بار بار بیان کرتے ہیں

لَعَلَّهُمْ : شاید کہ وہ

وَكَذَّبَ : اور جھٹلایا

قَوْمُكَ : آپ کی قوم نے

هُوَ الْحَقُّ : وہی حق ہے

لَّسْتُ : میں نہیں ہوں

بِوَكِيْلٍ : کوئی نگران

مُّسْتَقَرٌّ : ایک وقت ہے

تَعْلَمُوْنَ : تم لوگ جان لوگے

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝

وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

© rasailojaraid.com